© rasailojaraid.com

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۶۲ء

قسط (۲۷)

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب، اہل محلہ و گردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

۱۹۶۲ء کی ڈائری سے سوانحی احوال

کوئلے کی انگھیٹی کی مضر گیس سے والد، والدہ اور ہمشیرہ کی حالت بگڑنا:

۱۲/ جنوری ۶۲ء: ہفتہ کی رات کو حضرت والد صاحب، والدہ صاحب اور ہمشیرہ (زینب سلمھا) کو کمرے میں کوئلے کی انگھیٹی کی مضر گیس سے حالت بگڑ گئی، نیم بیہوشی کا اثر ہوا مگر بحمد اللہ جلد افاقہ ہوا۔

مردہ بچے کی پیدائش عقبیٰ کا ذخیرہ:

۱۳/ جنوری ۶۲ء: شعبان ۱۳۸۱ھ بروز ہفتہ بعد از شام گھر میں مردہ بچے کی ولادت ہوئی، بحمد للہ اہلیہ بچ گی اور بچہ ان شاء اللہ ذخیرہ عقبیٰ بنا۔ اللھم اجعلہ لنا اجراً و ذخراً و شافعاً ومشفعا مولانا شیر علی شاہ نے بوقت دفن کہا۔

ـــ ابك علی ابن السمیع فانه قمر تلالأ ثم غاب سریعاً

---

* استاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دارالعلوم سوات کے امتحانات کیلئے جانا:

۱۸ جنوری ۶۲ء: بروز جمعرات دارالعلوم حقانیہ سیدو شریف سوات کے امتحانات کے سلسلہ میں جانا ہوا۔ پیر کے دن تک امتحانات جاری رہے 22 جنوری کو بروز پیر صبح والی سوات سے ملاقات ہوئی اور دوپہر کا کھانا بادشاہ صاحب میاں عبدالودود کیساتھ اس کے مریائی محل مرغزار میں کھایا تقریباً ایک گھنٹہ تک گفت وشنید کا سلسلہ رہا رات سوات کے قاضی القضاۃ قاضی عزیز الرحمٰن فاضل دیوبند کے ہاں ٹھہرے 23 جنوری کو ڈائریکٹر کے وساطت سے دورہ حدیث کے نتائج پیش کیے اور پھر واپسی کی ۸ بجے رات گھر پہنچے۔

حضرت لاہوریؒ کی وفات پر لاہور کا سفر اور تعزیتی جلسہ میں شیخ الحدیث کے تعزیتی کلمات:

۹/ مارچ ۱۹۶۲ء: شوال المکرم ۱۳۸۱ھ: بروز جمعۃ المبارک خیبر میل سے حضرت الاستاد الاقدس مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ العزیز کے فاتحہ وتعزیت کیلئے لاہور گیا' میرے ساتھ مولوی شیر علی شاہ صاحب بھی تھے' بروز ہفتہ صبح حضرت کے مکان پر حاضری دی اور دوپہر کے بعد حضرت اقدس کے تربت مبارک پر فاتحہ پڑھی۔ بروز اتوار ۴ شوال موچی دروازہ میں حضرت اقدس کے بارے میں تعزیتی اجلاس میں شرکت کی جس میں اکثر علماء مشائخ اور سیاسی لیڈروں نے تعزیتی تقریریں کیں۔ رات کو تیسری نشست میں احقر نے بھی حضرت کی وفات پر والد ماجد (شیخ الحدیث مولانا عبدالحق) کا تعزیتی پیغام پڑھ کر سنایا' پیر کو دوبارہ حضرت والا کے تربت پر حاضری دی۔ فاتحہ پڑھی' عجیب انوار وبرکات کا سماں تھا۔ شیخ الحدیث مولانا ادریس صاحب کاندھلوی سے جامعہ اشرفیہ (واقع فیروز پور روڈ) میں ملاقات ہوئی اس موقع پر انہوں نے نصیحتیں فرمائیں۔

حضرت لاہوریؒ کے آرام خانہ میں ان کی بستر پر شب گزارنے کی سعادت:

۱۴/ مارچ، ۷/ شوال ۱۹۶۲ء بروز بدھ:

مولانا شمس الحق افغانی نے حضرت کی مسجد میں درس قرآن دیا۔ اور پھر مولانا حمید اللہ (حضرتؒ کے فرزند) کی معیت میں بندہ مولانا مرحوم کے مزار پر الوداعی زیارت کرنے حاضر ہوا۔ دوپہر کو تیزگام سے راولپنڈی آنا ہوا' گزشتہ آخری رات (لاہور میں) حضرت اقدس کے بستر اور کمرہ میں قیام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی' جمعرات کی رات مولانا سعید الرحمٰن کے ساتھ پنڈی میں رہا اور جمعرات کے روز ۸ شوال کو اکوڑہ واپس ہوئے۔

قاری طیب صاحب کی حقانیہ میں معجزات انبیاءؑ پر خطاب اور احاطہ مدنیہ کا سنگ بنیاد:

۲۲۔۲۳ جون ۶۲ء: دارالعلوم کا عظیم سالانہ جلسہ دستار بندی منعقد ہوا۔ اس میں حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب نے خصوصی طور پر شرکت فرمائی۔ موصوف بروز ہفتہ 9 بجے بذریعہ کار اکوڑہ پہونچے' ہزاروں علماء اور عوام نے ان کا استقبال کیا۔ اِس سے قبل میں انہیں لینے پنڈی گیا تھا۔ رات پنڈی میں ٹھہرا۔ حضرت قاری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صاحب مدظلہ نے بروز ہفتہ بعد از عصر دارالاقامۃ احاطہ مدینہ کا سنگ بنیاد بھی رکھا اور اِس سے پہلے اپنے دست مبارک سے فضلاء کی دستار بندی فرمائی۔ رات کو 11 بجے سے لیکر 2 بجے تک معجزات انبیاءؑ پر فلسفیانہ عالمانہ تقریر فرمائی ان کے بعد مولانا عبداللہ درخواستی نے تقریر کی۔

حضرت قاری صاحب اتوار کے روز ۱۲ بجے پشاور تشریف لے گئے' جہاں عشاء کو چوک یادگار میں تقریر فرمائی' بعدازاں رات کا قیام وہیں رہا۔ ۲۴ جون کو راولپنڈی واپسی کرتے وقت دوبارہ دو ڈھائی گھنٹے کے لئے حقانیہ کو قدوم میمنت سے نوازا۔

جلسہ حقانیہ میں شریک ہونے والے بعض اکابر علماء ومشائخ کا تذکرہ:

اجتماع میں کثیر تعداد میں عوام الناس اور سینکڑوں علماء ومشائخ نے شرکت کیں' جن میں بعض کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ مولانا خیر محمد جالندھری' مولانا عزیر گل اسیر مالٹا' مولانا (عبدالحق) نافع گل' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا مفتی محمودؒ' مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا عبدالحنان ہزاروی' مولانا نصیرالدین غورغشتوی' خلیفہ حضرت تھانویؒ مولانا عبدالرحمٰن بہبودی' مولانا عبیداللہ انور' حضرت مفتی محمد حسن لاہوری کے صاحبزادگان' مولانا عبیداللہ اشرفی' مولانا عبدالرحمٰن اشرفی' مولانا قاری سراج احمد لاہوری' مولانا عبداللہ درخواستی' معروف شاعر امین گیلانی' مولانا عبدالستار پنڈی' مولانا عبدالباری' مولانا قاری محمد امین پنڈی' مولانا محمد رمضان' مولانا سعید الرحمٰن راولپنڈی اور اِن کے علاوہ صوبہ سرحد کے معروف علماء کرام وغیرھم۔ اس جلسے میں اندازاً پچاس ہزار مسلمانوں نے شرکت کی۔

پرویزیت عیسائیت اور عائلی کمیشن سے متعلق مذمتی قراردادیں:

اتوار کے دن اجتماع سے مولانا محمد علی جالندھری' مولانا مفتی محمود صاحب' مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا گل بادشاہ صاحب آف طورو وغیرہ نے خطابات فرمائے' اس نشست میں' عیسائیت عائلی کمیشن وغیرہ کے بارے میں مذمتی قراردادیں بھی منظور ہوئیں۔

خدام الدین میں احقر کا سپاسنامہ اور قاری طیب کا مضمون طبع ہونا:

۵/جولائی ۱۹۶۲ء: خدام الدین میں بندہ کا سپاسنامہ طبع ہوا ہے جو میں نے جلسہ کے موقع پر قاری محمد طیب صاحب کی خدمت میں پیش کیا تھا۔

۱۱/جولائی ۱۹۶۲ء: خدام الدین میں قاری محمد طیب صاحب کا مضمون طبع ہوا ہے' جو آپ نے 'حیات النبیؐ' کے موضوع پر دورانِ قیام دارالعلوم حقانیہ تحریر فرمایا تھا۔

قاری طیب کے دو خطبات کا شائع کرنا:

۷/ستمبر ۶۲ء: حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے دو خطبات کا مجموعہ "ارشادات حکیم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الاسلام“ کے نام سے طبع ہوگیا ہے جس میں پہلا خطاب معجزات انبیاء کے نام سے انہوں دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ دستار بندی کے جلسہ میں کیا تھا اور دوسرا خطاب ”دارالعلوم دیوبند کی روحانی عظمت اور مقام“ کے موضوع پر ہے جو کہ انہوں نے ابناء وفضلاء قدیم دیوبند کے تقریب سے خطاب کے دوران کیا تھا۔

تعویذ شفاء جس کی اجازت حضرت درخواستی نے دی:

ستمبر ۶۲ء جمادی الاول ۱۳۸۲ھ: حسن ابدال کے ریلوے سٹیشن پر حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی نے احقر کو تعویذ شفاء کی اجازت مرحمت فرمائی جس میں شفاء سے متعلقہ قرآن پاک کی مندرجہ ذیل آیات تحریر کی جاتی ہیں۔

☆ ویشف صدور قوم مومنین ☆ واذا مرضت فھو یشفین ☆ قل ھو للذین امنو اھدی و شفاء ورحمة للمومنین ☆ وشفاء لما فی الصدور ☆ یخرج من بطو نھا شراب مختلف الوانه فیه شفاء لِلنّاس

یاداشت جس میں مختلف علمی وانتظامی کاموں کے نمٹانے کا عزم:

۲۱ اکتوبر ۶۲ء: اپنے کمرے میں موجود کتابوں کی ترتیب ٹھیک کرنی ہے والد صاحب کے کتابوں کو مرتب کرنا ہے، شہری مجلسوں کے فائل مرتب ومجلد کرنے ہیں، پھٹے بوسیدہ اور بے جلد کتابوں کی تجلید، چٹوں پر نام لکھکر چسپاں کرنا والد صاحب کے املائی تقاریر بخاری شریف وترمذی جو احقر نے لکھی ہیں اسکی تبیض وتسوید (صفائی کرنا)، حضرت مولانا احمد علی لاہوری کے تفسیری افادات جو احقر نے قلمبند کیے ہیں اسکا مرتب اور صاف کرنا، اکابرین، اساتذہ اور معاصرین والد صاحب کے خطوط نقل اور مرتب کرنا، والد صاحب کے ذاتی اور خاندانی حالات مرتب کرنے ہیں، تقریر رسالپور (جو حضرت شیخ الحدیث نے فرمائی) کی۔ پھر کتابت کیلئے دینا اور طباعت (پریس) کرنا ان شاء اللہ

۲ نومبر ۶۲ء: محرم الحرام کے آخری ہفتے میں برادرم سید عبداللہ کاکاخیل (ابن) مولانا نافع گل صاحب آف زیارت کاکا صاحب بارادہ سفر (تعلیم وقیام) مدینہ یونیورسٹی حجاز روانہ ہوئے۔ بندہ الوداع کیلئے اس کے ہمراہ پنڈی تک گیا۔

دختر نیک اختر (زوجہ شفیق الدین فاروقی) کی پیدائش:

۲۶۔۲۷ دسمبر ۶۲ء: بدھ اور جمعرات کے درمیانی رات بوقت گیارہ بجے موافق شعبان ۱۳۸۲ھ کو تولد عزیزہ نور چشمہ نفیسہ بنت سمیع الحق بن مولانا عبدالحق بن الحاج مولانا معروف گل بن الحاج میر آفتاب بن مولانا عبدالحمید نور اللہ مرقدھم ہوا۔ عصمھا اللہ وعافاھا۔ والحمد للہ علی ذلك ولیس الذکر کالانثی اللھم اجعلھا عفیفةً واحفظھا عن شرور الدھر والزمن حضرت والد ماجد نے رسم اذان ادا کیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

القصة فی القرآن (اغراض القصة فی نظر الشیخ سید قطب الشهید):

سیقت القصة فی القرآن لتحقیق اغراض دینیة بحتة .... وقدتناولت من هذہ الاغراض عدداً وفیراً من الصعب استقصاء ہ ' لانه یکاد تیسرب الی جمیع الاغراض القرآنیة ...... وانما نثبت اهم هذہ الاغراض واوضحها

١: کان من اغراض القصة القرآنیة اثبات الوحی والرسالة محمد صلی الله علیه وسلم لم یکن کاتباً ولاقا رئا ولاعرف عنه انه یجلس الی احبار الیهود والنصاریٰ ثم جاء ت هذہ القصص فی القرآن وبعضها جاء فی دقة واسهاب

٢: بیان ان الدین کله من عندالله۔من عهد نوح الی محمدعلیهم الصلوٰة والتسلیمات

٣: بیان ان الدین کله مود الأساس۔

٤: بیان أن وسائل الانبیاء فی الدعوة موحدة وأن استقبال قومهم لهم متشابه۔ فضلاً علی أن الدین من عندالله واحد' وأنه قائم علی أساس واحد

٥: بیان ان الله ینصر انبیاء ہ فی النهایة ویهلك المکذبین وذلك تثبیتا لمحمدﷺ وتاثیراً فی نفوس من یدعوهم الی الایمان۔ کما قال الله تعالیٰ۔ وکلا نقص علیك من أبناء الرسل ماثثبت به فؤادك وجاء ك فی هذہ الحق وموعظة وذکریٰ للمومنین۔

٦: بیان أن الاصل المشترك بین دین محمدودین ابراهیم خاصة ثم أدیان بنی اسرائیل عامة۔ وا براز هذا الاتصال اشد من الاتصال العام بین جمیع الادیان۔ فتکررت الاشارة الی هذا فی قصص ابراهیم وموسیٰ قال تعالیٰ ان هذا لفی الصحف الاولی الخ وقال ام لم ینبّأ بما فی صحف موسیٰ وابراهیم الخ وقال ان اولیٰ الناس بابراهیم الخ وقال ملة ابیکم ابراهیم الخ وقال تعالیٰ وقفینا علی آثارهم الخ الی ان یقول وانزلنا الیك الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیه الخ

٧: تصدیق التبشیروالتحذیروغرض نموذ ج واقع من هذا القصص کالذی ......فی سورة الحجر نبئ عبادی انی الخ وقال ونبئهم عن ضیف ابراهیم الخ ثم قال فلما جاء آل لوط المرسلون الخ

٨۔٩: وکان من أغراض القصه تنبیه أبناء آدم الی غوایة الشیطان وابراز العداوة الخالدة بینه وبینهم منذ ابیهم آدم وابراز هذہ العداوة عن طریق القصة

'اروع وأقویٰ' وادعی الی الحذرالشدید من کل حاجۃ فی النفس تدعوا الی الشر واسناد ها إلی هذا العدو الذی لایریدبا الناس خیراً ولما کان هذا موضوعاً خالداً فقد تکررت قصه آدم فی مواضع شتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۰: منها بیان قدرة الله علی الخوارق وبیان عاقبته الطیبة والصلاح وعاقبة الشروالافساد وبیان الفارق بین الحکمة الانسانیة القریبة العاجلة والحکمة الکونیة البعیدة الآجلة

(محرم الحرام ۱۳۷۹ھ جمعة ۲۴ جولائی ۱۹۵۹۔ المقتبس من کتاب الاستاد الشیخ سید قطب التصویر الفنی فی القرآن)

امام ابن تیمیہؒ، ابوالکلام آزاد کی تحریر کے آئینہ میں امام ابن تیمیہؒ:

آیة من آیات الله وحجة قائمة من حجج الله شیخ المصلحین وملاذ المجددین۔ سند الکاملین۔ وامام العارفین وارث الانبیاء ءقدوة الاولیاء حضرت شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہؒ

ان الفاظ سے امام الہند مولانا آزاد قدس سرہ العزیز نے آٹھویں صدی کے عظیم مجدد و امام ابن تیمیہ کا تذکرہ شروع کیا ہے۔(تذکرہ ص ۱۵۴ ج ۱)

ابن تیمیہ کا خاندانی پس منظر اور پیدائش:

ابن تیمیہ کا خاندان حران (عراق) کا مشہور علمی و دینی خاندان تھا۔ یہ خاندان حنبلی العقیدۃ تھا' ابن تیمیہ کے دادا ابو البرکات مجدالدین کا شمار مذہب حنبلی کے ائمہ و اکابر میں ہوتا ہے۔ ان کی سب سے مشہور تصنیف اور علمی یادگار منتقی الاخبار ہے۔ ابن تیمیہ کے والد شہاب الدین عبدالحلیم ہیں جو دمشق کے جامع اموی میں درس دیتے تھے۔ اور اس کے ساتھ دارالحدیث السکّریہ کے شیخ الحدیث بھی تھے۔ ان کے درس کی خصوصیت یہ تھی کہ وہ بالکل زبانی اور برجستہ ہوتا تھا۔ اور اثنائے درس کسی کتاب سے مدد نہ لیتے تھے' اسی نامور دینی و علمی خاندان میں دوشنبہ ۱۰ ربیع الاول ۶۶۱ھ کو ابن تیمیہ کی ولادت ہوئی۔ باپ نے احمد تقی الدین نام رکھا۔ لیکن خاندانی لقب نام پر غالب آیا اور اسی سے مشہور ہوئے۔ ابن تیمیہ سات برس کے تھے کہ ان کا وطن حران تاتاریوں کی زد میں آ گیا۔ مجبور ہو کر اس کے خاندان نے دمشق ہجرت کی۔

تعلیم و تکمیل:

بچپن میں ابن تیمیہ نے بہت جلد حفظ قرآن سے فراغت حاصل کی۔ ان کے عجیب و غریب حافظہ اور سرعت حفظ نے علماء و اساتذہ کو متحیر کر دیا تھا۔ ابن تیمیہ نے بڑی توجہ اور انہماک کے ساتھ علوم کی تحصیل شروع کی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے والد کے مجالس درس وعظ اور علماء کے حلقوں میں بھی شریک ہونے لگے۔ ابن تیمیہ نے نحو میں سیبویہ کے الکتاب پر خاص طور سے غور و فکر کیا اس کے کمزور مقامات اور غلطیوں پر گرفت کی نظم و نثر کا ایک بڑا حصہ انہوں نے محفوظ کیا۔ نظری علوم کے علاوہ کتابت و خوشنویسی و ریاضی کو انکے اساتذہ سے حاصل کیا۔ حدیث میں سب سے پہلے امام حمیدی کی الجمع بین الصحیحین حفظ کی۔ بقول ابن عبدالہادی حدیث میں ان کی شیوخ کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تعداد دو سو سے زیادہ ہے (الکوکب الدریۃ) مسند امام احمد کی کئی بار اور صحاح ستہ کی کئی بار سماعت کی تفسیر میں بقول انکے سو سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا کما قال ربما طالعت علی الآیۃ الواحدۃ نحومائۃ تفسیر ثم اسأل اللہ الفھم اقول یا معلم آدم وابراھیم علمنی وکنت اذھب الی المساجد المھجورۃ ونحوھا وامرّغ وجھی فی التراب واسئل اللہ تعالیٰ واقول یا معلم ابراھیم فھّمنی (العقود الدریۃ ص ۲۶)

اشاعرۃ کے زور کی وجہ سے علم کلام کا وسیع اور گہرا مطالعہ کیا اور ان کے عقل وفلسفہ کے ائمہ و مصنفین حتیٰ کہ حکماء یونان کی غلطیوں کو ظاہر فرمایا جس کا جواب فلسفہ کے پورے حلقہ سے نہ ہو سکا بقول کمال الدین الزملکانی

قدالان اللہ لہ' العلوم کما الان لداؤوالحدید الخ (مختصراً عن تاریخ دعوت وعزیمت حصہ دوئم)

نسبتہ الی التجسیم:

۶۹۸ ھ میں شہر حماۃ کے چند باشندوں کے ایک استفتاء (جس میں صفات خداوندی الرحمن علی العرش الخ وغیرہ کے متعلق پوچھا گیا تھا) کے جواب میں آپ نے ابوالحسن اشعری، باقلانی اورامام الحرمین صحابہ تابعین ائمہ مجتہدین متکلمین متقدمین کے مسلک واقوال کے مطابق دیا جو العقیدۃ الحمویۃ الکبریٰ کے نام سے مشہور ہے' اس میں صاف فرمایا کہ صفات پر علی حقیقتہٖ ایمان لانا ضروری ہے اور لیس کمثلہٖ شیئی مگر معاندین نے ہنگامہ برپا کیا اور آپ کا رشتہ مجسمہ سے وابستہ کرایا حالانکہ اس کی تردید میں آپ نے بڑا اہتمام کیا اور بار بار صفائی کی شرح حدیث النزول میں فرماتے ہیں "ان اللہ لا یزال فوق العرش ولایخلوا العرش منہ مع دنوہٖ ونزولہٖ الی السماء الدنیا ولایکون العرش فوقہ وکذلک یوم القیامۃ کما جاء بہ الکتاب والسنۃ ولیس نزولہ کنزول اجساد بنی آدم من السطح الی الارض بحیث یبقی السقف فوقھم بل اللہ منزہ عن ذلک (۵۔ص۶۹) وقال ومن الایمان باللہ الایمان بما وصف بہ نفسہ فی کتابہ وبما وصف بہ رسولہ محمد ﷺ من غیر تحریف ولاتعطیل ومن غیر تکیف ولا تمثیل بل یومنون بان اللہ لیس کمثلہ شیئی وھوالسمیع البصیر فلا ینفون ماوصف بہ نفسہ ولایحرفون الکلم عن مواضعہٖ ویلحدون فی اسماء اللہ تعالیٰ وآیاتہ ولا یمثلون صفاتہ بصفات خلقہٖ لانہ سبحانہ لاسمی لہ ولا کفولہ ولاندلہ ولا یقاس بخلقہٖ سبحانہ وتعالیٰ (العقیدۃ الوسطیۃ)

وقدقال المصنف فی المناظرۃ اللتی جرت لہ مع خصومہٖ حین سئل عن عقیدتہ لمجلس نائب السلطنۃ بدمشق جمال الدین الافرم فا حضرعقیدتہ الواسطیہ وقال او اخذوایذکرون نفی التشبہ والتجسیم ویطنبون فی ھذا ویعرضون بما ینسبہ بعض الناس الینا من ذلک فقلت قولی "من غیر کیف ولاتمثیل ینفی کل باطل واتفق السلف علی ان الکیف غیر معلوم لنا فنفیت ذلک اتباعاً لِلسّلف الامۃ(مجموعۃ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الرسائل الکبری ص ۴۰۷۔۴۱۳ ج ۱)

الی آخر ماقال فی رد التجسیم والاتہامات العجیبة ومع ذلک یقول ابن بطوطة حیث قال انه کان علی منبر دمشق وقال ان الله ینزل الی سماء الدنیا کنزولی ھذا ثم نزل درجة من درج المنبر انتہی۔ وھی من زلة قدم ابن بطوطة فی تشنیع الشیخ وغالب ماذکر فیه مبالغة واغلوطة قداخذہ من العوام او من مخالفی وکلامه یدل علی انه لیس من المحققین وتذویر ابن بطوطة یظھر من انه قال "وکنت اذ ذاک بدمشق فحضرته یوم الجمعة وھو یعظ الناس علی منبر الجامع ویذکرھم الی ان قال الخ فیدعی ابن بطوطة حضور مجلسه وھو قد سجن بقلعة دمشق قبل مجئی ابن بطوطة اکثر من شھر إنتقل الشیخ یوم سادس شعبان ۷۲۶ھ وصرح ابن بطوطة فی رحلته انه وصل دمشق التاسع من رمضان ۷۲۶

(رحلة ابن بطوطة مصری ص ۵۰)

فقد اصدق الشیخ سعدی جہاں دیدہ بسیار گوید دروغ (التقطت من مجموعة تفاسیر ابن تیمیہ" ص ۲۷ تا ۳۱)

معاصر اعلام واعاظم ابن تیمیہؒ:

اس زمانے میں ائمہ دین اور کاملین علوم کی ایک جماعت کثیرہ ملک کے ہر حصہ میں موجود تھی اور علی الخصوص دیار مصر وشام تو علماء وکاملین امت سے مملو تھے۔ قاضی ابوالبرکات مخزومی نے کہا ہے:

وکان فی عصرہ بالشام یومئذٍ سبعون مجتھداً من کل منتخب

جسے ابوالفتح ابن سید الناس اشبیلی، شمس الدین مقدسی، ابوالعلاء الضاری السبکی، قاضی ابن الزملکانی، سید ابوالمحاسن دمشقی، ابوعبداللہ حریری، ابوالعباس بن عمر الواسطی، حافظ ابوالفداء عماد الدین، حافظ ابن قدامہ مقدسی، ابواسحٰق السعدی، امام برہان الدین الفوزی، حافظ صلاح الدین بعلبکی، شیخ صفی الدین بغدادی (جن کا مفصل تذکرہ علامہ گیلانی نے نظام تعلیم وتربیت ج اول بسلسلہ مناظرہ ابن تیمیہ عجیب پیرایہ میں سپرد قلم کیا ہے (س۔م) حافظ ابن شامہ دمشقی، قاضی تقی الدین دقوقی، شیخ عمر بن الوردی، امام ابوالعباس بن حجی، حافظ جمال الدین عقیلی، حافظ برزالی اور شبیلی، تقی الدین سبکی، حافظ جمال الدین المزی، امام تقی الدین ابن دقیق العید، ابوحیان صاحب تفسیر، حافظ ابوعبداللہ الذہبی رحمھم اللہ اوران کے علاوہ بے شمار ائمہ واعلام عہد الخ (تذکرہ، ج ۱، ص ۱۵۵)

حافظ ذہبیؒ کا ابن تیمیہؒ کو خراج تحسین:

علماء حدیث متاخرین میں سے کسی مصنف کا بھی ہم اخلاف امت وبیچارگان دورہ آخر پر اس درجہ احسان نہیں ہے جس قدر حافظ ذہبیؒ کا ہے۔ (ابی الکلام احمدؒ) (تذکرہ: ص ۱۵۶)

وقال تلمیذہ الشیخ تاج السبکی فی الطبقات الکبریٰ۔ ھورجل الرجال فی کل سبیل کان ما جمعت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الامة فی صعید واحدٍ فنظرها (ص۱۵۷)

یہی علامہ ذہبیؒ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے اوصاف ومدائح لکھتے لکھتے تھک گئے اور وہ ختم نہ ہوئے تو بالآخر یہ کہہ کر خاموش ہوگئے۔وھو اکبر من ان ینبه علی سیرته مثلی ووالله لو حلفت بین الرکن والمقام انی مارأیت بعینی مثله وانه مارأی مثل نفسه ما حنثت ۔ قال الامام ابی الکلامؒ وکفاك بالذھبی شاھداً

تقی الدین اضحیٰ بحر علم یجیب السائلین بلا قنوط

احاط بکل علم فیه نفع ' فقل ماشئت فی البحر المحیط (ص ۱۵۷)

وقال الذھبی: لقد نصر السنة المحضة والطریقة السلفیة' واحتج لھا ببراھین ومقدمات و امور لم یسبق الیھا واطلق عبارات احجم عنھا الاولون والاخرون۔ایک دوسرے مقام پر کہتے ہیں کہ وھو عجیب فی استحضار السنة واستخراج الحجج منھا بحیث یصدق علیه ان یقال کل حدیث لایعرفه ابن تیمیہؒ فلیس بحدیث ولکن الاحاطة لله تعالیٰ۔حافظ ذھبیؒ نے امام ابن تیمیہؒ کا ترجمہ سات سے زیادہ موقعوں پر لکھا ہے۔ لکھتے ہوئے جوش ارادت واضطراب عقیدت سے بے خود ہو جاتے ہیں۔(ابی الکلامؒ) معجم کبیر۔اوسط۔صغیر۔معجم شیوخ 'تذکرۃ الحفاظ اور تاریخ الاسلام میں بالاختصار والتفصیل تذکرہ کیا ہے (ص ۱۶۵)

وقال فی معجم الشیوخ نصرالسنة المحفوظة حتی اعلی الله تعالیٰ مناره وجمع قلوب اھل التقویٰ علی محبته الخ (ص۱۶۶) نقلاً عن ابی الکلامؒ

دیگر اہل علم ومعاصرین کے بیانات:

امام الجرح والتعدیل بل امام ائمۃ الجرح والتعدیل حافظ ابوالحجاج مزی صاحب التہذیب نے اس عہد کے تمام اصحاب حق کی طرح کہا تھا۔مارایت مثله (ابن تیمیہؒ) ولارأی مثل نفسه و مارأیت احداً اعلم بکتاب ' الله وسنتہ رسوله ولا اتبع لھما منه (وقال ایضا) لم یر مثله منذ اربع مائة سنة۔ وقال الشیخ نجم الدین فیه۔

علیم بادواء النفوس یسوسھا ' بحکمته فعل الطبیب المجرب (از قصیدہ بائیہ) (تذکرہ:ص ۱۶۳)

مخالفین کا بھی اعتراف عظمت:

''ابن تیمیہ کے مخالفین میں سے زیادہ نام آور قاضی تقی الدین سبکی ہیں جنہوں نے مسئلہ زیارت وطلاق پر دو رسالے لکھے۔قاضی سبکی اور ابن السبکی کے رسائل کا رد متعدد علماء نے لکھا۔ازانجملہ ابن عبدالہادی کی الصارم المنکی جو کہ چھپ چکی ہے بہرحال یہ قاضی صاحب حافظ ذہبی کے ایک خط کے جواب میں ابن تیمیہ کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہیں'' یہ خادم ان کی قدر ومنزلت کی بزرگی علم کی بے پایانی' علوم عقلیہ ونقلیہ میں وسعت نظر کمال ذکاوت واجتہاد اور ان کے سارے اوصاف کمال میں وہاں تک پہنچ جانے کا معترف ہے جو حد توصیف سے باہر ہے' علی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الخصوص ان اوصاف کے ساتھ ان کا زہد ورع اور دیانت وحق پرستی اور صرف اللہ کے لئے نصرت حق میں قیام وثبات اور طریق سلف پر سلوک اور موارد سلفیہ سے بحد کمال اخذ ونظر اور بحیثیت مجموعی ان کا وہ مرتبہ کمال کہ موجودہ عہد میں اپنی نظیر آپ ہی ہیں بلکہ کتنے ہی عہدوں سے پیدا نہیں ہوئے" (تذکرہ مولانا ابوالکلام آزاد)

معاصرت سب سے بڑی ابتلاء:

بعض علماء ہم عصر کی طرف سے ابن تیمیہ پر جرح وقدح بھی کیا گیا ہے جیسے ابوحیان امام النحو والادب کی طرف سے تو اس کے بارے میں فرمایا: قال ابن عباسؓ استمعوا علی العلماء ولا تصدقوا بعضهم علی بعض فوالذی نفسی بیده لهم اشد تغایراً من التیوس فی زروبها وقال بعض الائمة یوخذ بقول العلماء فی کل شی الاقول بعضهم فی بعض حافظ ذھبی نے اس عنوان پر ایک رسالہ لکھا اور کہا کہ معاصرت سے بڑھ کر علماء کے لئے ابتلاء نہیں۔

ولوفتحنا هذاالباب واخذنا بقول المعاصرین بعضهم فی بعض لماسلم لنا احد من الائمة والتابعین۔ قال ابی الکلامؒ الخ

ہم بے مایگان علم وتہی دستان عمل کو زیب نہیں دیتا کہ ان میں سے کسی کی نسبت بھی حرف سوء نکالیں یا ان کے ادب وتعظیم میں مضائقہ کریں، جنہوں نے اشرفیاں کمائیں تھیں انہوں نے ایک مٹھی مٹی کی بھی بھر لی لیکن ہمارے دامن میں بجز گرد وخاک کے اور کیا ہے؟ ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا باالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلاللذین امنو ربنا انك رؤف الرحیم۔

کمال وعظمت ابن تیمیہ پر اجماع علماء:

الاجماع علی نبوغ ابن تیمیہؒ و کماله:

الرد الوافر میں عسقلانیؒ نے تقریباً ایک سو اکابر ومشاہیر عہد وقریب العہد کے اقوال نقل کئے ہیں، جنہوں نے باالاتفاق ان کے مجتہد مطلق، امام العصر نادرة الدهر، نابغة الاسلام، اوحد الزمان، مجدد کتاب وسنت، محی الملت، انموذج الخلفاء الراشدین، آخر الائمة المجتهدین، مفتی الفرق، الامام فی کل علم وفن اعجوب العلماء القرون الوسطیٰ ہونے کا ایسے لفظوں میں اعتراف کیا ہے، جن سے زیادہ توصیف وتمجید کے الفاظ نہیں ہوسکتے

نہ من برآں گل عارض غزل سرائم وبس ... کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزار انند!

قال الحافظ ابوالعباس عماد الدین الواسطی فی مکتوب الی اصحاب ابن تیمیة:

لم یرتحت ادیم السماء مثل شیخکم ابن تیمیه علماً وعملاً وحالاً وخلقاً واتباعاً وکرماً وحلماً وقیاماً فی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حق اللہ تعالیٰ عند انتھاک حرماتہ......الخ وواللہ مارائینا فی عصرنا ھذا من تستجلی النبوۃ المحمدیۃ وسنتھا من اقوالہ وافعالہ الاھذ الرجل یشھد القلب الصحیح ان ھذا ھوالاتباع حقیقۃ

انبیاء کرام کے بعد یہ مقام (تزکیہ نفوس وعلاج امراض روحانی۔س۔م) صرف انہی نفوس خاصہ کو حاصل ہوسکتا ہے جو اسوۂ حسنہ نبوت اور اخلاق وصفات نبوت کے کامل تاسی اور سنت سنیہ خالصہ ومحضہ کے کمال اتباع وتفانی سے وراثت ونیابت انبیاء ورسل کے مرتبہ پر پہونچ جاتے ہیں' اور معالجہ نفوس' وتداوی ارواح قلوب' وطبابت اقوام وملل کے تمام اسرار وخفایا ان پر اس طرح کھل جاتے ہیں کہ بقول صاحب تفہیمات'' گویا ھمہ رامیان ھر دو چشم خود متمثل ومتشبح می بیند' ونہ از چشم بصیرت بلکہ از چشم سر مشاھدہ می کنند کا مقام کشف ورفع حجب حاصل ہوجاتا ہے' حضرت شیخ جیلانیؒ نے غنیۃ الطالبین میں اسی کی طرف اشارہ کیا۔

ھم حراس القلوب' جواسیس الارواح' الامناء علی السرائر والخفیات' المطلعون علی مااضمرت بواطن ونطوت علیہ السیئات الخ

''وہ دلوں کے نگران ونگہبان روحوں کی جاسوسی کرنے والے' رازوں اور بھیدوں کے خزانچی اور سینوں کے اندر چھپی ہوئی باتوں اور دلوں کے تہہ کی نیتوں کی خبر رکھنے والے لوگ ہیں۔''

تو اگرچہ اس عہد میں بڑے بڑے اصحاب علم وعمل موجود تھے' مگر علیم بادواء النفوس الطبیب المجرب یہ بات صرف شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ہی کے حصے میں آئی تھی۔ (تذکرہ ج اول ص ۱۶۳)

امام ابن تیمیہؒ، حافظ ذہبیؒ کے شیوخ میں سے:

حافظ موصوف (الذہبی س م) نے معجم شیوخ میں لکھا ہے کہ مسند امام احمد بن حنبل اور مصنفات قاضی ابویعلی وابن بطہ وابن مندہ وغیرھم اکابر حنابلہ اور بعض دیگر (مصنفات) صحائف سنت کی اجازت قراءت وسماع کے ساتھ میں نے ابن تیمیہ سے لی ہے۔ اس کے علاوہ خود امام موصوف کی تمام مصنفات کی اجازت واسناد بھی حاصل کی ہیں الخ

سلف کی کمال حق وبے نفسی معاصرین وتلامذہ سے روایت:

خود معاصرین ایک دوسرے سے اجازت واسناد حاصل کرلیتے اور کمال حق پژوہی وبے نفسی سے ایک دوسرے کو بلاتکلف اپنے شیوخ میں شمار کرتے۔ ابن ابی شیبۃ نے وکیع کا قول نقل کیا ہے لا یکون الرجل عالماً حتی یحدث عمن ھو فوقۃ وعمن ھو مثلہ وعمن ھودونہ۔ خود امام بخاری کا قول وعمل یہ تھا۔ لایکون المحدث کاملاً حتی یکتب عمن ھوفوقہ ومثلہ ودونہ نقلہ الحافظ بن حجر فی ھدی الساری فللہ درابی الکلام حیث قال۔ دنیا کی کسی قوم کی علمی تاریخ علم پرستی کی ایسی سچی اور پاک مثالیں پیش نہیں کرسکتی۔

اضطراب وبے اطمینانی متکلمین وفلاسفہ واعتراف تہی دامنی''

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

متکلمین فلاسفہ اطمینان سے محروم طبقہ:

شیخ عماد الدین واسطی جب اولاً ابن تیمیہ کی صحبت درس میں حاضر ہوئے تو علم کلام ہی کی نسبت صحبت تھی، امام موصوف فرمار ہے تھے، دنیا میں متکلمین وفلاسفہ سے بڑھ کر مضطرب ومحروم اور اطمینان قلب وسرور روح کی لذت یک قلم ناآشنا اور کوئی گروہ نہیں پھر امام شہرستانی وامام رازی کے اشعار پڑھے کہ ان کی مدت العمر کاوش وتعمق کا ماحصل یہ تھا:

لعمری لقد طفت المعاهد کلها وسیرت طرفی بین تلك المعالم
فلم ارا لا واضعا کف حائر علی ذقن او قارعاً سن نادم

وقال الامام الرازیؒ

نهایة ارباب العقول عقال واکثر سعی العالمین ضلال
ولم نستفدمن بحثنا طول عمرنا سوی ان جمعنا فیه قیل وقالو (ص۱۷۳)

وقال الشافعیؒ

کل العلوم سوی القرآن مشغلة الاالحدیث والاالفقه فی الدین
العلم ماکان فیه قول حدثنا ! وما سویٰ ذاك وسواس الشیطن (ص۱۸۱)

قال ابن قیم فی النونیة الکبریٰ

العلم قال الله قال رسوله قال الصحابة هم اولوالعرفان
ماالعلم نصك للخلاف سفاهة بین الرسول وبین رای فلاں (ص۲۷)

عظیم مصنفات ابن تیمیہؒ:

افسوس امّۃ کی محرومی ودرماندگی پر کہ صدیوں سے یہ خزائن معارف کنوز حقائق موجود ہیں مگر کوئی ان کا شناسا وعارف پیدا نہ ہوا بلکہ ہمیشہ غفلت وجہل اور تعصب وجحود کی تاریکیوں میں مدفون ومجہول رکھا گیا۔ وھذا لیست اول قارورة کسرت فی الاسلام وکم من نوبة قدموا الحق والعلم عن قوس واحدہ علی الخصوص آج کل مسلمانوں میں جس فتنہ عقائد نے سر اٹھایا ہے اس کے لحاظ سے معارف ابن تیمیہ سے بڑھ کر اور کوئی چیز مطلوب ومقصود وقت نہیں الخ ان کی زندگی میں ان کے مصنفات کی شہرت اتنی عالمگیر ہو چکی تھیں کہ مصروشام سے گزر کر چین تک پہونچ چکی تھیں۔ ابن حجر نے شمار کیا تو مشہور مولفات علاوہ تفسیر القرآن کے چار ہزار صفحات سے زیادہ ہیں (مختصراً س۔م)
شیخ ابن یوسف مری لکھتے ہیں کہ بلاد مصروشام کے سیاح یمن ونجد کی طرف بہترین تحفہ اہل علم کے طلب کا مولفات ابن تیمیہ ساتھ لے جاتے ہیں (مختصراً س۔م ص ۲۱۷) قاضی القضاۃ شام شیخ شہاب الدین ملکاوی الشافعی (فقیہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الشام اور ابوالعباس ابن حجی کے شیخ ہیں) نے امام نووی کے شرح مسلم فروخت کر کے اسکی قیمت سے امام موصوف کی الردعلی الانصاری (فی المجلات الاربعہ) خرید کی (مختصراً س م ص ۲۱۷) شیخ ابن یوسف مرعی لکھتے ہیں کہ بلاد مصرو شام کے سیاح یمن ونجد کی طرف بہترین تحفہ اہل علم کے طلب کا مولفات ابن تیمیہ ساتھ لے جاتے ہیں (مختصراً س م ص ۲۱۷) قاضی القضاۃ شام شیخ شہاب الدین ملکاوی الشافعی فقیہ الشام اور ابوالعباس ابن حجی کے شیخ ہیں) نے امام نووی کی شرح مسلم فروخت کر کے اس کی قیمت سے امام موصوف کی الردعلی الانصاری (فی المجلدات الاربعہ) خریدی (مختصراً س م ص ۲۱۷)

سند اقرب وجید کی جستجو: حافظ سخاویؒ نے مسند امام احمد کی ایک ایسی سند کے لئے جس میں ان کی حاصل کردہ سند کا ایک واسطہ کم تھا، مصر سے عراق تک کا سفر کیا۔ علامہ فلانی خود لکھتے ہیں کہ صحاح کسی اقرب ترین اسناد کی جستجو میں تمام دیار مصر و شام و جزیرہ اور نجد و حساء کی خاک چھانی الخ۔ فربری کا قول مشہور ہے کہ امام بخاریؒ سے ان کی زندگی میں نو دس ہزار آدمیوں نے جامع صحیح کی سند حاصل کی۔ الخ۔ جس دن امام علی رضاؒ نیشاپور میں داخل ہوئے، بیس ہزار آدمی ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ صرف ایک حدیث انکے آبائی سلسلہ سے سُن لیں اور اہل بیت کے سلسلہ عالیہ اسناد سے مشرف و مفتخر ہوں ان بیس ہزار آدمیوں میں حافظ ابوزرعہ اور امام مسلم بھی تھے۔ الخ (والتفصیل فی علمائے سلف)

گھر بیٹھے علم دین سیکھنے کا جامع پروگرام

اوپن یونیورسٹی سے آسان طریقہ — نہ کسی مدرسہ میں داخلہ، نہ مروجہ امتحانات

ہر عمر کے مرد و خواتین کیلئے — پورے ملک کے تمام علاقوں کیلئے

تعلیم الاسلام سرٹیفکیٹ

ڈپلومہ: فاضل علوم اسلامی

اسناد فضیلت: الاستاذ، رئیس الاساتذہ

مبلغ اسلام کورس

مدرس قرآن کورس

(سکولوں، کالجوں اور دینی مدارس کیلئے خصوصی پیکج)

تعلیمی بورڈ: ڈاکٹر سہیل حسن، صاحبزادہ ڈاکٹر ساجد الرحمٰن، علامہ زاہد الراشدی، جناب خلیل الرحمٰن چشتی، جناب اکرام اللہ جان، پروفیسر ڈاکٹر حبیب الرحمٰن عاصم، مولانا عبدالمالک، حافظ عاکف سعید، ڈاکٹر ایس ایم زمان، ڈاکٹر سید زاہد حسین، مولانا حنیف جالندھری، ڈاکٹر نجم الدین، مولانا محمد صدیق ہزاروی

دعوت فاؤنڈیشن پاکستان مکان نمبر: 1، STI کالونی، پلاٹ نمبر: 7، سیکٹر: H-9، اسلام آباد۔

ای میل: anfides@gmail.com ---- فون: 0313-8484860, 0323-5131416, 051-4444266

© rasailojaraid.com